46

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۸ رمضان ۱۳۹۱ھ - ۱۸ نبوت ۱۳۵۰ ہش - ۱۸ نومبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزہ رکھنے کا خواہشمند اگر بوجہ بیماری روزہ نہ رکھ سکے تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے

جو لوگ مختلف بہانوں سے روزہ سے بچنا چاہتے ہیں خدا اُنکو کئی دُوسری مشقّتوں میں ڈال دیتا ہے

"وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش تھا کہ رمضان آگیا اور وہ اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دُنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وُہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہلِ دُنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خُدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلّفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خُدا تعالیٰ کے نزدیک یہ صحیح نہیں۔ تکلّفات کا باب تو بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس (تکلّف) کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اسکی نیّت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خُدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اُسکے دل میں درد ہے اور خُدا تعالیٰ اُسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابلِ قدر شئے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے تھے تو ایکدفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا۔ اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اِس قدر مشقّت میں ڈالا ہوا ہے اس سے باہر نکل۔ اِسی طرح جب انسان اپنے آپکو خدا کے واسطے مشقّت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اُسے کہتا ہے کہ تُو کیوں مُشقّت میں پڑا ہوا ہے۔ یہ لوگ ہیں کہ تکلّف سے اپنے آپکو مشقّت سے محروم رکھتے ہیں۔ اِسلئے خُدا انکو دُوسری مشقّتوں میں ڈالتا ہے اور نکالتا نہیں اور دُوسرے جو خود مشقّت میں پڑتے ہیں اُنکو وُہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اُس کے نفس پر شفقت کرے کیونکہ انسان کی شفقت اُس کے نفس پر اُس کے واسطے جہنّم ہے، اور خُدا تعالیٰ کی شفقت جنّت ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۹-۲۶۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۶ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل اچانک بہت ضعف ہوگیا جو ایک گھنٹہ تک رہا۔ بدن میں درد کی تکلیف بھی ہے۔ احباب سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خصوصیت سے دعا کرنے کی درخواست ہے۔

انڈونیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے پُرانے اور مخلص مبلغ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور وہ گاروت کے ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب اپنے مجاہد بھائی کو ان ایام میں خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد شفاء کامل عطا فرمائے اور وہ صحتیاب ہو کر پھر حسب سابق دینی خدمات کی توفیق پائیں۔

(نائب وکیل التبشیر ربوہ)

میری والدہ صاحبہ پیٹ کے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں

(محمد عمر بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

مکرم مولوی عبد الوہاب احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ اوکاڑہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵؍۱۱ بروز جمعۃ المبارک پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت "سلطانہ" نام تجویز فرمایا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔

جماعتی سطح پر وعدہ جات تحریک جدید سال نو

(قسط دوم)

۱-	جماعت احمدیہ لائل پور شہر	روپے ۱۵,۵۰۰-۰۰
۲-	" " چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ	۱۰۷-۴۴
۳-	" " گوٹھ جان محمد ضلع ملتان	۲۰۱-۷۵
۴-	" " چک ۳۵۵ T.D.A ضلع مظفر گڑھ	۱۲۲-۹۶
۵-	" " ڈگری	۳۲-۸۷
۶-	" " بہاولپور	۲۳۲-۲۵
۷-	" " چک ۱۶۱ ج ب ضلع لائل پور	۲۵۲-۰۰
۸-	" " چک ۲ T.D.A ضلع لائل پور	۴۶-۳۰
۹-	" " سرگودھا شہر	۱۱,۵۰۰-۰۰
۱۰-	" " پشاور شہر و صدر	۹۰۰۰-۰۰
۱۱-	" " احمد نگر ضلع جھنگ	۵۴۰-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۸ نبوت ۱۳۵۰ ھش

رُوحانی حیات اور اس کی ایک واضح علامت

اللہ تعالیٰ جب اپنا کوئی مامور دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اُس وقت لوگوں کی اکثریت رُوحانی طور پر مُردہ ہو چکی ہوتی ہے۔ جو لوگ اُس پر ایمان لاتے ہیں وہ انہیں اپنی قوتِ قدسیہ کی مدد سے رُوحانی طور پر زندہ کر دکھاتا ہے۔

روحانی موت کے زیر اثر لوگوں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ آنکھیں رکھنے کے باوجود دیکھنے سے قاصر ہوتے ہیں یعنی بصارت تو ان کے پاس ہوتی ہے لیکن بصیرت ان میں نام کو بھی نہیں رہتی۔ اس لحاظ سے وہ سراسر ظلمت میں بھٹک رہے ہوتے ہیں۔ یا پھر بداعمالیوں میں ملوّث ہونے کے باعث وہ عدم اطمینان اور بے چینی و اضطراب کی دھوپ میں جھلس رہے ہوتے ہیں اور طمانیت بخش سایہ سے وہ سراسر محروم ہوتے ہیں۔ ان میں سے جو لوگ مامور من اللہ پر ایمان لے آتے ہیں وہ مامور من اللہ انہیں جب رُوحانی حیات سے ہمکنار کرتا ہے تو پھر بصیرت کے عود کر آنے کے نتیجہ میں ان کی رُوحانی نابینائی دُور ہو جاتی ہے اور وہ دوبارہ دیکھنے لگ جاتے ہیں، گناہوں سے چھٹکارے کے باعث بے چینی و اضطراب کی جھلسا دینے والی دھوپ اُن کیلئے ختم ہو جاتی ہے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کی وجہ سے وہ اطمینان قلب اور رُوحانی کیف و سرور کے عافیت بخش سایہ میں آجاتے ہیں، ان کے لئے گمراہی کی ظلمت چھٹ جاتی ہے اور ہر طرف نُور ہی نُور ہویدا ہو کر ان کے لئے رُوحانی ترقی کی شاہراہ کو روشن کر دکھاتا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رُوحانی ترقی کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اُن کا آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا اس امر کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ بحمد اللہ تعالیٰ رُوحانی طور پر زندہ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ رُوحانی طور پر مُردہ انسانوں اور رُوحانی حیات سے مالا مال بندوں کے اس فرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۝ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ۝

(فاطر آیات ۲۰ تا ۲۳)

اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے اور نہ اندھیرے اور نور برابر ہو سکتے ہیں اور نہ سایہ اور دُھوپ برابر ہو سکتے ہیں اور نہ زندے اور مُردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً جس کو چاہتا ہے سُنا سکتا ہے مگر تُو ان کو نہیں سُنا سکتا جو قبروں میں دبے ہوئے ہوں۔

الغرض وہ جو رُوحانی طور پر قبروں میں دبے پڑے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی سے مامور من اللہ کے ذریعہ انہیں قبروں سے باہر نکالتا ہے اور یہی احیاء موتیٰ کے معجزہ کی اصل حقیقت ہے جو ہر مامور من اللہ کی بعثت کے وقت ظہور میں آتا ہے۔

رُوحانی حیات سے ہمکنار ہونے کے لئے صرف مامور من اللہ پر ایمان لانا کافی نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ایمان لانے والا محبت کے رنگ میں رنگین ہو کر انشراح صدر اور بشاشتِ قلب کے ساتھ کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرے۔ جب وہ اطاعت کے رنگ میں رنگین ہو کر سابق بالخیرات بننے کی کوشش کرتا ہے تو وہ رفتہ رفتہ رُوحانی حیات سے ہمکنار ہوتا چلا جاتا ہے اور بالآخر رُوحانی حیات کی کامل توانائیاں اُسے نصیب ہو جاتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رُوحانی حیات کی ایک علامت بیان فرمائی ہے اور اس طرح بتایا ہے کہ ایمان لانے کے بعد جس شخص میں یہ علامت پائی جائے تو اُس کے متعلق یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ رُوحانی طور پر زندہ ہے۔ اور اگر یہ علامت اُس میں مفقود ہو تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اُسے حقیقی ایمان ابھی نصیب نہیں ہوا اور وہ ایمان لانے کے باوجود ہنوز رُوحانی طور پر مُردہ ہی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رُوحانی حیات کی اس علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

(بخاری کتاب الدعوات)

ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جو مومن ذکرِ الٰہی کرتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ رُوحانی طور پر زندہ ہے۔ اور جو ذکرِ الٰہی نہیں کرتا وہ ایمان لانے کے باوجود رُوحانی طور پر مُردہ ہی شمار ہوگا۔ ذکرِ الٰہی کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو بکثرت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں جانتا ہوں کہ اسلام کے احکام بہت سارے ہیں اور ان سب پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ آپؐ ان میں سے کوئی ایسی بات بتائیں جسے میں مضبوطی سے قائم ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا۔ وہ ایک بات یہ ہے کہ تیری زبان ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیئے۔

مختصر یہ کہ رُوحانی طور پر زندہ اور رُوحانی طور پر مُردہ میں جو چیز مابہ الامتیاز ہے وہ ذکرِ الٰہی کی کثرت ہی ہے۔

جہاں ذکرِ الٰہی کی کثرت رُوحانی حیات کی ایک واضح علامت ہے، وہاں ایمان لانے اور ذکرِ الٰہی کی اہمیت سے آگاہ ہو جانے کے باوجود ذکرِ الٰہی کی طرف راغب نہ ہونا اور اس بارہ میں طبیعت کے اندر کسل کا پایا جانا نفاق پر دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝

(النساء آیت ۱۴۳، ۱۴۴)

منافق یقیناً اللہ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اور وہ انہیں ان کے دھوکے کی سزا دیگا، اور جب وہ نماز کی طرف جانے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سُستی سے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ ان کی حالت یادِ الٰہی اور غفلت کے درمیان درمیان ہوتی ہے۔ نہ وہ ان مومنوں کے ساتھ ہیں اور نہ اُن کافروں کے ساتھ ہیں اور جسے اللہ ہلاک کر دے تُو اُسکے لئے ہرگز کوئی نجات کا راستہ نہیں پائے گا۔

ذکرِ الٰہی سے غفلت پہلے انسان کو نفاق میں مبتلا کرتی ہے اور نفاق رُوحانی موت پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا اور انسان بصیرت سے نابینائی کی طرف، سایہ سے فسق و فجور کی جھلسا دینے والی دُھوپ کی طرف اور نُور سے ظلمت کی طرف واپس لوٹ جاتا ہے اور رُوحانی موت اُسے اپنے شکنجے میں لے لیتی ہے اور وہ کالمیّت ہو کر رہ جاتا ہے۔ ایک مومن کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ نفاق کی علامتوں سے دُور بھاگے۔ عبادت اور ذکرِ الٰہی میں غفلت کو معمولی چیز نہ سمجھے بلکہ اس کی ہلاکت آفرینی سے آگاہ ہو کر اسے اپنے قریب نہ آنے دے اور عبادت اور ذکرِ الٰہی میں پورے شغف اور تعہد سے کام لے کر عبادت میں ذوق و شوق اور ذکرِ الٰہی کی کثرت میں کمی نہ آنے دے اور اس طرح اپنی رُوحانی حیات کی پوری پوری حفاظت فرمائے، ورنہ (جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے) وہ یاد رکھے کہ اُسے ہر طرف موت درپیش ہے۔ وہ جنگلی جانوروں اور درندوں میں گھرا ہوا ہے۔ وہ تو کیا اُس کی لاش بھی سلامت نہ رہے گی۔ العیاذ باللہ ٭

دِکھاوے کے نیک اعمال اور اُن کا انجام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی بُرائیوں کا ذکر کر کے اُن سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان میں سے ایک بُرائی یہ ہے کہ انسان محض دکھاوے اور نمائش کی غرض سے نیک اعمال بجا لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل حدیث میں اس بُرائی کا اور اسکے ساتھ اور بہت سی بُرائیوں کا ذکر فرمانے کے بعد ان کے انجام سے خبردار فرمایا ہے:-

"حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا جس نے لوگوں کو سُنانے کیلئے نیک اعمال کئے خدا تعالیٰ اُس کے پوشیدہ (عیوب) قیامت کے دن ظاہر کردے گا۔ اور جس نے لوگوں پر مشقت ڈالی، خدا قیامت کے دن اُس پر مشقت ڈالیگا۔ لوگوں نے عرض کیا کچھ اور وصیّت فرمائیے تو فرمایا۔ اوّل انسان کے بدن میں سے جو چیز سڑتی ہے وہ اُس کا پیٹ ہے۔ پس جو شخص پاکیزہ چیز کھانے کی طاقت رکھے تو وہ ایسا کرے (یعنی حلال اور طیّب چیزیں کھائے۔) اور جو شخص یہ چاہے کہ اُسکے اور جنت کے درمیان ایک چلّو بھر خُون جو ناحق بہایا جائے حائل نہ ہو۔ تو اُسے چاہیئے کہ وہ ایسا ہی کرے یعنی ناحق خون نہ بہائے۔ (بخاری کتاب الاحکام)

پس یہ امر ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ انسان تمام بُرے کاموں سے بچے اور اس طرح ان کے بُرے انجام سے محفوظ رہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفر اور ایمان کے درمیان فیصلہ کن معرکہ —— جنگ بدر

الٰہی تائید و نصرت کا ایک عجیب نظارہ —— اقلیت اکثریت پر غالب آگئی

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ

تاریخ اسلام کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوۂ بدر رمضان المبارک ۲ھ مطابق مارچ ۶۲۳ء میں ہوا یہ وہ عظیم غزوہ ہے جسے مقام بدر میں واقع ہونے کی وجہ سے غزوۂ بدر کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے قرآن کریم نے اس فیصلہ کن جنگ کو "یوم الفرقان" کے نام سے بھی موسوم کیا ہے کیونکہ اس دن حق اور باطل کے درمیان فیصلہ ہوا اور خدا تعالےٰ کے حضور سجدہ ریز ہونے والوں اور پتھروں اور بتوں اور آگ کے پجاریوں کے درمیان فیصلہ کن جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں کو فتح مبین ہوئی۔ اور کفار کو شکست فاش جنگ بدر میں کفار کو جو شکست ہوئی اس نے کثرت پر غرور کرنے والوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا اور اس دن کفار مکہ اور صنادید قریش کا جاہ و جلال پیوند خاک ہو گیا۔ غزوۂ بدر میں تائید ربانی نے کمزور مسلمانوں کو طاقتور کفار پر عظیم کامیابی عطا فرمائی۔

کفار تعداد میں ایک ہزار تھے وہ ہر قسم کے اسلحہ سے مسلح تھے ان کے پاس زہریلے اور اعلیٰ قسم کے تیر تھے اور سات سو مضبوط اور تیز رو عمدہ اونٹ تھے۔ خوراک کا وافر ذخیرہ ان کے پاس موجود تھا۔ دوسری طرف فرزندان اسلام کے پاس صرف ۲ گھوڑے اور دو اونٹ تھے اور انہی پر مسلمان باری باری سوار ہوتے تھے اسلامی لشکر صرف ۳۱۳ صحابہ پر مشتمل تھا۔ جن کو تاریخی اصطلاح میں بدری صحابی کہا جاتا ہے۔ قریش نے جنگ کے میدان میں پہلے پہنچکر اچھی اور مناسب جگہ کا انتخاب کر لیا اور پختہ زمین پر خیمے نصب کر لئے اور مسلمانوں کے حصہ میں ریتیلا علاقہ آیا تھا۔ دشمن کو اپنی جنگی اور عسکری تیاریوں کی بناء پر اس امر کا یقین تھا کہ آج اسلام (العیاذ باللہ) ختم کر دیا جائے گا۔

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ جس جنگ میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، عقبہ، سہیل بن عمر اور نوفل بن خویلد وغیرہم زعماء قریش بھی شامل ہیں۔ ان زعماء نے اپنے اثر و رسوخ سے مقام بدر کے مضافات میں یہ مشہور کر رکھا تھا کہ اس دن کے بعد سے اسلام کے نام لیوا دیکھنے میں نہیں آئیں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان حالات کے پیش نظر صحابہ کرام کو خدائی وحی

یا ایھا النبی حرض المومنین علی القتال

اے نبی تو مومنوں کو جنگ کے لئے ترغیب دلا" کے پیش نظر فرمایا

ھذہ مکۃ قد القت الیکم افلاذ کبدھا

یعنی لو مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے نکال کر رکھدیے ہیں

دنیا میں یہ جنگ ایک نرالی جنگ تھی جو کفر اور اسلام کے مابین لڑی گئی اس میں کافر باپ نے مومن بیٹے پر اور مومن باپ نے کافر بیٹے پر تلوار اٹھائی۔ فریقین ایک دوسرے پر حملہ کی تیاریاں بڑے زور شور سے کر رہے تھے ایک طرف اقلیت مگر ایمان اور توحید کے جذبہ سے سرشار اور دوسری طرف اکثریت مگر پتھروں کے پجاری جو مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے نابود کرنے کے لئے تلے ہوئے تھے کفار کا لشکر اشتعال انگیز نعروں اور جنگی اشعار کے ساتھ مسلمانوں کی صفوں کی طرف بڑھنے لگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک بلند مقام پر یہ سب منظر دیکھ رہے ہیں۔ آپ خدا کے حضور دعا کے لئے سربسجود ہو گئے آپ کی روح گداز تھی رقت طاری تھی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ سینہ مبارک سے ابلتی ہوئی ہنڈیا کی طرح آواز آ رہی تھی آپ دعا کرتے ہوئے فرما رہے:

اللھم انی انشدک عھدک و وعدک

اللھم ان تھلک

ھذہ العصابۃ من اھل

الایمان فلا تعبد

فی الارض ابدا۔

اے خدا! میں تیرے عہد اور وعدہ کو یاد دلاتا ہوں اور ان کے ایفاء کا طالب ہوں اگر اے خدا تو نے مومنوں کی اس مختصر جماعت کو ہلاک کر دیا تو تیری عبادت کرنے والے ختم ہو جائیں گے"۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب یہ انداز دعا اور آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو دیکھے تو آپ نے فرمایا:۔

حسبک یا رسول اللہ

فقد الححت علی ربک

یا رسول اللہ اب بس کیجئے آپ نے تو اپنے رب سے دعا کرنے میں حد کر دی ہے۔

(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا میں ایمان۔ توحید اور عبادت کا واسطہ دیا۔ آپ خدا تعالےٰ کی رحمت اور فضل کے طالب ہوئے اور پھر آپ اپنے خیمہ سے باہر تشریف لے آئے اور تحدی کرتے ہوئے خدائی وحی کا اعلان کیا اور فرمایا

سیھزم الجمع

کفار کی جماعت کو عنقریب شکست ہو جائیگی۔

ویولون الدبر

اور وہ پیٹھ کر بھاگ جائیں گے۔

بل الساعۃ موعدھم

بلکہ ان کی تباہی کی گھڑی کا وعدہ کیا گیا ہے۔

والساعۃ ادھی وامر

اور وہ وعدہ کی گھڑی بہت زیادہ ہلاک کرنیوالی اور سخت ہوگی۔

یہ وہ خدائی بشارت تھی جو پہلے سے نازل شدہ تھی مگر آپ کی زبان مبارک پر اسی وقت جاری ہو گئی۔

ان تحدی آمیز اور پیشگوئی پر مشتمل کلمات کے بعد آپ نے دائیں اور بائیں دیکھا زبان دعا کا ورد کر رہی تھی اور وہ گھڑی وصال ربانی اور لقاء الٰہی کی تھی۔ آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے زمین پر سے ریت کی مٹھی اٹھائی اور کفار کے لشکر کی طرف پھینکتے ہوئے بڑے جوش سے فرمایا:۔

شاھت الوجوہ

دشمنوں کے منہ بگڑ گئے اور مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

یکدم حملہ کر دو

قرآن کریم نے اس واقعہ کا ذکر اس آیت سے کیا ہے۔

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی

اے محمد جب تو نے مٹھی پھینکی تھی تو وہ دراصل تو نے نہیں پھینکی تھی۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے پھینکی تھی۔

اب فرزندان اسلام کے کانوں میں محبوب آقا اور رسول خدا کے ارشاد مبارک کے الفاظ گونج رہے تھے انہوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر کے حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا کہ اتنے میں آناً فاناً خطرناک قسم کا تیز صحرائی طوفان چلنا شروع ہو گیا جس سے ریت کے تودے اور ٹیلے اڑ گئے اور وہ صحابہ کی طرف سے اڑ کر کفار مکہ کی فوج پر پڑنے لگے کفار کی آنکھوں منہ اور ناک میں ریت داخل ہو گئی مسلمانوں کے کمزور اور چھوٹے تیر طوفان اور آندھی کے زور سے تیز طاقتور ہو گئے کفار کے خیمے اکھڑ گئے۔ ان کے لشکر میں بھاگڑ پڑ گئی۔

(۴)

اس طوفان کے بعد نصرت خداوندی نے ایک اور تائید مسلمانوں کی یہ فرمائی کہ بارش ہونے لگی جس کی وجہ سے مسلمانوں کی طرف کی زمین جو ریتیلی تھی وہ سخت ہو گئی اور کفار کی زمین نے کیچڑ کی صورت اختیار کر لی اب تائید الٰہی کے آثار ظاہر تھے اس تائید سماوی سے صحابہ کے قلوب میں سکینت تھی اور ان کے اندر والہانہ جذبہ پایا جاتا تھا جس نے ان کی طاقت میں غیر معمولی اضافہ کر دیا۔ اس معرکہ عظیمہ میں کفار کو شکست فاش ہوئی سرداران قریش ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف وغیرہم قتل ہوئے اپنے سرداروں کو قتل ہوتے مرتے اور کٹتے دیکھکر کفار کے حوصلے پست ہو گئے لاشوں کے انبار لگ گئے۔ اقلیت اکثریت پر غالب آگئی اور حضور کی بات پوری ہوئی یہی وہ معرکہ ہے جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ —— مقام بدر پر خدا تعالےٰ نے تمہاری نصرت فرمائی جبکہ تم کمزور تھے۔

آج پاکستان کے مختلف شہروں میں غزوۂ بدر کے جلوس نکالے جاتے ہیں مگر ضرورت اس امر کی کہ ہمارے اندر وہ ایمان۔ جذبہ۔ فدائیت پیدا ہو۔ جو صحابہؓ کے اندر تھی۔ اور باقی تمام سامان تو ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم خان فضل محمد خان صاحب کا ذکر خیر

(از مکرم بشیر احمد خان صاحب ایم اے)

۲۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء کی شام کو والد محترم خان فضل محمد خان صاحب تین دن کی مختصر علالت کے بعد اس جہانِ فانی کو چھوڑ گئے اور ہم ان کی دعاؤں سے ہمیشہ کے لئے محروم رہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد مرحوم ۱۸۹۲ء میں جالندھر شہر کے ایک پٹھان (بارک زئی) گھرانے میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم جالندھر ہی میں حاصل کی اور پھر تلاش روزگار کے سلسلے میں شملہ تشریف لے گئے۔ جہاں حکومتِ ہند کے مختلف دفاتر میں کام کرتے ہوئے محکمہ مالیات دفاع میں مستقل ہو گئے۔

نوجوانی ہی سے آپ ایک دیندار فطرت کے حامل تھے اس لئے نشست و برخاست مذہبی خیالات کے دوستوں کے ساتھ تھی۔ کوہستانِ شملہ میں نخل احمدیت کو جن باغبانوں نے پروان چڑھایا ان کی اکثریت ضلع جالندھر کی رہنے والی تھی۔ حضرت خان صاحب منشی برکت علی صاحبؓ۔ حضرت میاں محمد یوسف صاحبؓ اور محترم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید ان بزرگوں میں سے ہیں جو جماعت شملہ کے اولین ممبران میں شمار ہوتے ہیں۔

۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ کا غیر مبائعین کے ساتھ ایک مباحثہ ہوا جو تاریخ احمدیت میں مباحثہ شملہ کے نام سے شائع ہوا ہے اس کے ٹائٹل کے آخر میں درج ہے کہ اس مباحثہ میں جماعت احمدیہ کی کامیابی کی ایک دلیل یہ ہے کہ ایک سعید نوجوان فضل محمد خان حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔

آغوش احمدیت میں آتے ہی آپ کی سعید فطرت چمک اٹھی۔ احمدیت اب آپ کا اوڑھنا اور بچھونا تھا۔ خلوص۔ جوش۔ مہمان نوازی اور خوش دلی کو تبلیغ کے سانچے میں یوں ڈھالا کہ اہلِ شملہ اس مجذوب کو حیرت سے تکتے تھے۔ سڑکوں پر بازاروں میں، دفاتر میں امکان پر جس نے جب بھی دیکھا احمدیت کے پرچار میں محو دیکھا۔ احمدیت کا پیغام ہر فرد۔ ہر گھر میں پہنچانا آپ کی زندگی کا مشن بن گیا۔

آپ کی طبیعت میں سختی پائی جاتی تھی اس لئے شروع شروع میں احمدیت کے متعلق کوئی نازیبا لفظ استعمال کرتا تو آپ بھی جوش میں آجاتے لیکن مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر زہد و تقویٰ، صبر و تحمل، علم کلام پر عملی عبور اور پیغام احمدیت کو ایک نئے انداز میں پیش کرنے کا ملکہ پیدا ہو گیا۔

آپ کا اصول تھا۔ صحبت نہیں پیدا ہوتی۔ موضوع گفتگو نہیں پہنچتا۔ باتیں خصوصاً مذہب سے متعلق نہیں سنی جاتیں، جب تک اکل و شرب سے افتتاح نہ ہو۔ ان کی محدود آمدنی میں سب سے بڑا خرچ یہ تبلیغی دسترخوان تھا جس کی وسعت شریک زندگی کے لئے اکرام الضیف کے اوصاف سے متصف ہونے کی ریاضت پیہم کا حکم رکھتی تھی۔

احمدی دوست احباب بھی اس انداز پر محجوب تھے۔ مگر آپ اس اصول پر اسی شدت سے قائم تھے کہ سفر آخرت پر روانگی سے قبل جس آخری شخص سے بات کی اس کا موضوع تبلیغ احمدیت تھا اور یہ بات دسترخوان پر تھی۔ تبلیغ کے لئے جب کوئی باہر کا فرد نہ ملتا تو افراد کنبہ کو تبلیغ شروع ہو جاتی۔ ہم نے بچشم خود کسی آدمی کو اتنے لوگوں سے بیعت فارم پر کرواتے نہیں دیکھا جتنے کہ آپ نے کروائے۔ آپ کی پوری زندگی تبلیغ سے عبادت تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے متبعین میں تبلیغ کی جو روح کارفرما ہے اس میں آپ اپنے رنگ میں منفرد تھے۔

۱۹۳۰ء میں ہماری والدہ صاحبہ رحلت فرما گئیں تو انہیں شملہ سے بذریعہ موٹر بہشتی مقبرہ قادیان لے جا کر دفن کیا۔ پٹھان برادری ہماری ننہال کی طرف سے جالندھر کے ضلع میں آباد تھی احمدیت کی شدید مخالف تھی اس واسطے آپ نے عقدِ ثانی ان لوگوں میں کرنا مناسب نہ سمجھا آپ نے نہ صرف برادری میں بیاہ شادی کے دستور کو بھی احمدیت کی تعلیم کے پیش نظر رد کر دیا بلکہ جماعت احمدیہ میں بھی آپ نے کسی پٹھان رشتہ کو تلاش کرنے کی زحمت نہ کی۔ آپ نے ایک غیر پٹھان گھر میں تعلق ازدواج قائم کیا اور اس شادی کے بعد آپ نے اپنے وطن مالوف کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز حمید اختر اپریشن کے بعد صحت یاب ہو کر ہسپتال سے گھر پہنچ گئے ہیں مگر ابھی کمزوری باقی ہے نیز میری آنکھیں ابھی اس قابل نہیں ہوئیں کہ عینک لگا سکے اور روشنائی دیکھ کر لکھ سکوں احباب کرام ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (میاں غلام محمد اختر)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سائنس بلاک اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک جو رقم خرچ ہوئی ہے وہ پوری نہیں ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل خرچ کا نصف یعنی ۷۵۰۰۰ روپے مستورات کے ذمہ لگائے تھے۔ ابھی تک ساٹھ ہزار روپے مستورات نے ادا کئے ہیں اور پندرہ ہزار روپے ان کے ذمہ ہے۔ کسی کام کو درمیان میں چھوڑنا یا لٹکانا ایک زندہ قوم کی خواتین کی شان کے خلاف ہے۔ تھوڑی رقم رہ گئی ہے۔ ہمت کر کے جلد از جلد پورا کریں۔ ابھی تو آپ نے تحریک خاص کے چندہ کو پورا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ ۳۰۰-۰۰ یا اس سے زائد دینے والی بہنوں کے نام بلاک پر کندہ کروائے جا رہے ہیں۔ جن بہنوں نے تین صد سے کم رقم دی یا وہ اپنے چندہ کو بڑھا کر تین سو کر دیں۔ میرے گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے اس مد کا چندہ وصول ہوا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ از طرف حضرت مصلح موعودؓ خلیفۃ المسیح الثانیؓ۔	۳۰۰-۰۰
۲۔ مکرم برکت علی صاحب امیر جماعت حیدر آباد و بلقیس بیگم صاحبہ۔	۳۰۰-۰۰
۳۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ سیکرٹری خدمت خلق لجنہ لاہور	۱۲۷-۲۵
۴۔ ″ فہمیدہ بیگم صاحبہ۔ بیگم میجر عبداللطیف صاحب لاہور	۲۰۰-۰۰
۵۔ ″ مسز مہربان شاہ صاحب پشاور چھاؤنی۔	۵۰-۷۵
۶۔ ″ بیگم صاحبہ شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ۔	۲۰-۰۰
۷۔ ″ مسز لفٹیننٹ محی الدین صاحب کوئٹہ	۶-۰۰
۸۔ ″ امۃ الرشید صاحبہ کوئٹہ۔	۱۰-۰۰
۹۔ ″ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب کوئٹہ۔	۵-۰۰
۱۰۔ ″ اہلیہ صاحبہ نسیم احمد صاحب کوئٹہ۔	۲-۰۰
۱۱۔ ″ یاسمین صاحبہ اہلیہ ملک نثار احمد صاحب کوئٹہ	۱۰-۰۰
۱۲۔ ″ بیگم صاحبہ شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ	۷-۰۰
۱۳۔ ″ مسز درانی صاحبہ کوئٹہ۔	۵-۰۰
۱۴۔ لجنہ ربوہ۔	۴۰-۰۰
۱۵۔ ″ اڈہ چھبل۔	۳-۷۵
۱۶۔ ″ نوشہرہ کینٹ۔	۱۰-۰۰
۱۷۔ ″ نواز آباد خادم۔	۶-۷۵
۱۸۔ ″ اسلام آباد۔	۱۱۵-۰۰
۱۹۔ ″ کنری۔	۱۸-۵۰
۲۰۔ مکرم محمد امین صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ۔	۱۸-۵۰

ہم آپ کی خدمت کیلئے تیار ہیں

- آپ کو موجودہ زمانہ کی مشکلات کے بہترین اسلامی حل کی تلاش ہوگی۔
- آپ کو اپنی زندگی کے ہر موڑ کو ترقی کی طرف لے جانے والے مضامین درکار ہوں گے۔
- آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہترین قرآنی تفسیر پڑھنا چاہتے ہوں گے۔
- آپ اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی صحیح اسلامی لائنوں پر تربیت پانے کے خواہشمند ہوں گے۔
- آپ حقیقی اسلام کی روز افزوں ترقی کے حالات جاننا چاہتے ہوں گے۔ یہ سب چیزیں آپ کو ماہنامہ انصار اللہ سے مل سکیں گی جس کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ۱۹۶۲ء کے اجتماع انصار اللہ کے موقع پر فرمایا۔

"یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے والے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔"
(ماہنامہ انصار اللہ نومبر ۱۹۶۲ء)

لہٰذا آج ہی اس کی خریداری قبول فرما کر ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ نمونہ کا رسالہ مفت حاصل کریں۔

مینیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والوں کی ایک اور فہرست

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسی مخلص جماعت دی ہے۔ جو دین کی خاطر قربانیوں کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مخلصین جماعت نے بڑی فراخدلی سے وعدے کئے اور اب انہیں ان وعدوں کو پورا کرنے کی فکر ہے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وعدے سو فیصد پورا کرنے والوں کی فہرستیں دعا کی غرض سے باقاعدہ شائع کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ فہرست بھی دعا کی غرض سے اور مؤرخین احمدیت کی سہولت کی غرض سے پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں اور بہنوں کو بہتر سے بہتر اجر دے آمین

(خاکسار ظہور احمد سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی	رقم	
	صف اول		
۲۹	مکرم بریگیڈیئر اقبال احمد صاحب شمیم سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ	۵,۰۰۰	پونڈ
۳۰	محترمہ ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ بیگم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا	۵,۰۰۰	؍؍
	صف دوم		
۲۱	مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۲,۰۰۰	؍؍
۲۲	؍ رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر	۲,۰۰۰	؍؍
۲۳	؍ چوہدری محمد عبدالعزیز صاحب مع اہل و عیال و والدین و برادر مرحومین جھنگ صدر	۲,۰۰۰	؍؍
۲۴	؍ محمد یوسف صاحب انجینئر ناظم آباد جنوبی کراچی	۲,۰۰۰	؍؍
۲۵	؍ شیخ ریاض محمود صاحب سلطان پورہ لاہور	۲,۰۰۰	؍؍
	صف سوم		
۳۷۵	مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر غلام احمد صاحب لاہور چھاؤنی حال کوکوفوانشی غانا (افریقہ)	۵۰۰	؍؍
۳۷۶	مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ مع مرحوم والدین گجرات	۵۰۰	؍؍
۳۷۷	مکرم عباد اللہ صاحب گیانی مینیجر الفضل ربوہ	۵۰۰	؍؍
۳۷۸	؍ رائے محمد خان صاحب کھرل جھگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ	۵۰۰	؍؍
۳۷۹	؍ قاضی محمد اکرم صاحب مرحوم مع اہلیہ صاحبہ سول لائن لاہور	۵۰۰	؍؍
۳۸۰	؍ بابو محمد شفیع صاحب اسلامیہ کالونی (دھرم پورہ) لاہور	۵۰۰	؍؍
۳۸۱	؍ احمد حسن صاحب مع اہلیہ صاحبہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۵۰۰	؍؍
۳۸۲	؍ حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی۔ دارالصدر جنوبی ربوہ	۵۰۰	؍؍
۳۸۳	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ عبدالسلام صاحب مع والدین ربوہ	۵۰۰	؍؍
۳۸۴	مکرم لطیف احمد صاحب ۲۷ X مرالہ بیراج سرکل مرالہ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰	؍؍
۳۸۵	؍ ڈاکٹر خدا داد صاحب میڈیکل ہال نتھولہ بازار عارف والا ضلع ساہیوال	۵۰۰	؍؍
۳۸۶	؍ شیخ غلام علی صاحب پریم گلی۔ راولپنڈی صدر	۵۰۰	؍؍
۳۸۷	لجنہ اماء اللہ بشیر آباد فارم ضلع حیدرآباد سندھ	۵۰۰	؍؍
۳۸۸	؍ سیٹھ محمد دین صاحب کریانہ سٹور رحمت بازار۔ ربوہ	۵۰۰	؍؍
۳۸۹	؍ سید اعجاز احمد صاحب ہاشمی صادق آباد۔ رحیم یار خان	۵۰۰	؍؍
۳۹۰	؍ چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید از طرف مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کراچی	۵۰۰	؍؍
۳۹۱	محترمہ ظفر جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب بھٹی از طرف والد مرحوم قاضی محمد حنیف صاحب	۵۰۰	؍؍
۳۹۲	؍ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ بیگم پیر معین الدین صاحب ربوہ	۵۰۰	؍؍
۳۹۳	مکرم مرزا فتح دین صاحب چیف انسپکٹر بیت المال دار الرحمت وسطی ربوہ	۵۰۰	؍؍
۳۹۴	مکرم ملک محمود احمد صاحب ریڈیو مکینک ملتان شہر	۵۰۰	روپے
۳۹۵	؍ غلام نبی صاحب چک نمبر ۲۸۱/ج۔ب ڈاکخانہ کھری ضلع لائل پور	۵۰۰	روپے
۳۹۶	؍ خواجہ نجم الدین صاحب واہ کینٹ	۵۰۰	روپے
۳۹۷	؍ چوہدری محمد عطا صاحب مربی	۵۰۰	روپے

زد جام عشق

مقوی اعصاب۔ مقوی اعضائے رئیسہ
طاقت کی مشہور و معروف دوا مکمل کورس ۲۰ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

نور کا جل تحفہ ربوہ کا مشہور عالم
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
مردوں اور عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۲۸

"ہفتہ وقف جدید اور اطفال الاحمدیہ"

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ یکم تا ۷ر دسمبر ۱۹۷۱ء ہفتہ وقف جدید منائیں اس میں اجلاسات منعقد کر کے اطفال و والدین کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے آگاہ کریں۔ اور اطفال سے وعدہ جات کی وصولی کی خاص جدوجہد کریں۔ وقف جدید کا سال دسمبر میں ختم ہو جاتا ہے کوشش کریں کہ سو فی صدی اطفال اس مبارک تحریک میں شامل ہو جائیں۔ قائدین اور ناظمین اطفال پوری محنت سے اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔ نیز اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ترک تمباکو نوشی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افریقہ کے دورہ پر تشریف لے جانے سے قبل جماعت کو خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک کی تھی حضور کی اس تحریک پر اس عاجز نے بھی اپنی طبیعت کو دعا کی طرف مائل کرنے کی پوری کوشش کی۔ لیکن حقہ نوشی جس کا میں عادی تھا اس میں روک پیدا ہوئی۔ میں نے اپنی طبیعت پر زور دے کر اسے ترک کر دیا کچھ عرصہ تک میں صرف کھانے کے بعد سگرٹ کا استعمال کرتا رہا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ بھی چھوڑ دیا ہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے حقہ نوشی کی عادت سے آئندہ بچائے رکھے۔ آمین

(چوہدری غلام حیدر پنشنر صدر انجمن احمدیہ ۲۴/۱۲ دارالبرکات ربوہ)

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے عہدیداران

سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل طلباء کو مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کا عہدیداران مقرر کیا گیا ہے: صدر ۔ عبدالحمید عبدالرحمٰن نائب صدر ۔ ناصر جاوید خان سیکرٹری ۔ مقصود الرحمٰن اسسٹنٹ سیکرٹری ۔ مرزا لقمان احمد۔

نگران مجلس ارشاد

(مہتمم تعلیم)

درخواست دعا

میرے خاوند مرزا عبدالغنی صاحب عرصہ چھ سال سے ٹی بی کی مرض میں مبتلا ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے نیز اپنی جملہ پریشانیوں کے لئے درخواست دعا ہے

(ستارہ بیگم معرفت ملک عبدالرحیم بی اے۔ رچنا ٹاؤن۔ جی ٹی روڈ۔ شاہدرہ لاہور)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ گزشتہ چند سال سے بعض اعصابی امراض سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ عبدالرشید صدر راولپنڈی)

ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج قیمت مکمل کورس چھ صد گولی ۲۰ روپے تیار کردہ **دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے ۸۰ ویں جلسہ سالانہ کا پروگرام

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا ۸۰ واں سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ ماہ فتح ۱۳۵۰ ہجری شمسی (دسمبر ۱۹۷۱ء) کو منعقد ہوگا ان شاء اللہ۔ جلسہ کا پروگرام درج ذیل کیا جاتا ہے

پہلا دن ۲۶ فتح ۱۳۵۰ ہش / دسمبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	مختلف مذاہب میں خدا کا تصور	مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	سیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکی زندگی کا ایک پہلو تبلیغ)	عبدالمالک خان ناظر اصلاح و ارشاد
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	

اجلاس دوم

۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ تا ۳-۰۰	مقام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی نظر میں	مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ
۳-۰۰ تا ۳-۴۵	لین دین کے معاملات میں اسلامی تعلیم	مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ
۳-۴۵ تا ۴-۳۰	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا کیوں ضروری ہے	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر

۲۷ فتح ۱۳۵۰ ہش / دسمبر ۱۹۷۱ء بروز سوموار

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	نبوت محمدیہ کی فیض رسانی	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	ذکر حبیب (حضرت مسیح موعودؑ)	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو پیشگوئیاں (کوریا اور زار روس)	مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	

اجلاس دوم

۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ سے	خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

تیسرا دن ۲۸ فتح ۱۳۵۰ ہش / دسمبر ۱۹۷۱ء بروز منگل

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	اشاعت اسلام کی راہ میں مشکلات اور اُن کا حل	محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	اسلام میں اختلافات عقائد کی تاریخ	مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تربیت)
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	فلسفۂ نماز	مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	اعلانات	

اجلاس دوم

۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ سے	خطاب و دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۷۱ء

پہلا دن ۲۶ فتح ۱۳۵۰ ہش / دسمبر ۱۹۷۱ء بروز اتوار

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	(از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۲۵	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ امتیاز بیگم صاحبہ
۱۰-۲۵ تا ۱۰-۳۰	نظم	
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۱۵	تقریر	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۱۱-۱۵ تا ۱۱-۴۵	سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ

اجلاس دوم

۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
۲-۰۰ تا ۲-۱۰	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ امۃ الکریم نزہت صاحبہ
۲-۱۰ تا ۲-۱۵	نظم	
۲-۱۵ تا ۲-۳۵	محبت الٰہی اور اس کے حصول کے ذرائع	مکرمہ خالدہ مبارکہ صاحبہ ایم اے
۲-۳۵ تا ۲-۵۰	موجودہ دور میں احمدی عورت کا کردار	مکرمہ نادرہ بشیر صاحبہ
۲-۵۰ تا ۳-۰۰	نظم	
۳-۰۰ تا ۳-۲۰	تزکیۂ نفس روح الایمان ہے	مکرمہ رضیہ درد صاحبہ ایم اے
۳-۲۰ تا ۳-۴۵	فضائل القرآن	مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ ایم اے
۳-۴۵ تا ۴-۳۰	حضرت مسیح موعودؑ کو ماننا کیوں ضروری ہے	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر (از جلسہ گاہ)

دوسرا دن۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز سوموار

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۲۵	تلاوت قرآن کریم	مکرمہ نجمہ خورشید صاحبہ
۹-۲۵ تا ۹-۳۰	نظم	
۹-۳۰ تا ۹-۵۵	خلافت سے وابستگی اور فلاح دارین	مکرمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
۹-۵۵ تا ۱۰-۱۵	سیرت حضرت اُم المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم	مکرمہ بشریٰ بشیر صاحبہ
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	ذکر حبیب علیہ السلام	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۱۰	نظم	
۱۱-۱۰ سے	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

اجلاس دوم کا سارا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے لیا جائے گا

۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	از جلسہ گاہ مردانہ
۲-۱۵ سے	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	(از جلسہ گاہ مردانہ)

تیسرا دن۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۱ء بروز منگل

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۲۵	تلاوت قرآن کریم	
۹-۲۵ تا ۹-۳۰	نظم	
۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵	اشاعت اسلام کی راہ میں مشکلات اور ان کا حل	محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰	دعا کی اہمیت اور برکات	حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵	فلسفہ نماز	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰	مستورات سے الوداعی خطاب	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اجلاس دوم کا سارا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے لیا جائے گا۔

۱-۳۰ تا ۲-۰۰	نماز ظہر و عصر	
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲-۱۵ سے	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)